—— ایک دوسرے کو اپنے اپنے تجربے سے آگاہ رکھنا
—— آئندہ اجلاسوں کا انعقاد
ب۔ ورکنگ گروپ کے اہداف میں مشترکہ اپیلیں سرگرمیاں اور پروگرام شامل ہوسکتے ہیں۔
ج۔ ذیل کے شعبے خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔
—— بحران اور اس کے زیر اثر وسیع پیمانے پر لوگوں کی نقل و حمل کی روک تھام
—— بحرانی صورت حال میں پناہ گزینوں ، تارکینِ وطن اور اندرون ملک بے گھر افراد کی ہنگامی امداد
—— پناہ گزینوں، تارکینِ وطن اور اندرون ملک بے گھر لوگوں کی طویل المدت ترقیاتی ضروریات
—— تارکینِ وطن کی قانونی اور سماجی حیثیت کے بارے میں موجود تصورات کی اصلاح اور ان کے ثقافتی ومذہبی تشخصات کا احترام
—— اہم مسائل کے حل کے لیے جہاں مناسب ہو مسلمان اور عیسائی تنظیموں میں دو طرفہ تعاون
—— پناہ گزینوں کی رضاکارانہ واپسی اور ان کی نوآبادکاری کے لیے باہمی تعاون اور اس کا فروغ

سیمینار کا اہتمام عیسائی اور مسلم بین الاقوامی تنظیموں کے ایک عبوری بین المذاہب منصوبہ بندی گروپ نے کیا تھا۔ گروپ میں انٹرنیشنل کیتھولک مائیگریشن کمیشن، دی ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی ، دی ورلڈ اسلامک کال فاونڈیشن، دی لوتھرن ورلڈ فیڈریشن ،ورلڈ کونسل آف چرچز اور ورلڈ مسلم کانگریس شامل تھیں۔(فوکس - لیسٹر)

نئے عالمی نظام (نیو ورلڈ آرڈر) میں اسلام مخالفانہ کردار ادا کرے گا۔

"کمیونزم کے خاتمے کے بعد جو نیا دور شروع ہورہا ہے، اس میں مغرب کو نئے عالمی نظام کی تلاش میں اسلام کے بالمقابل کھڑا ہونا چاہیے کیوں کہ اسلام ہی اعلیٰ اقدار کا حامل نظام رہ گیا ہے۔"

اس نقطۂ نظر کا اظہار اہل علم کی ایک کانفرنس میں کیا گیا ہے۔ یہ کانفرنس Institute

Institute of Religion and Democracy (انسٹی ٹیوٹ برائے مذہب و جمہوریت)، کیتھولک یونیورسٹی اور نیشنل ایسوسی ایشن آف ایونجلیکلز کے زیرِ اہتمام منعقد ہوئی۔ اس میں تقریباً دوسو افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس کا موضوع Islam and Religions Pluralism (اسلام اور آبادی میں مذہبی تنوّع) تھا۔ زیر غور امر یہ تھا کہ اسلامی حکومتیں کس طرح آبادی میں ایسا مذہبی تنوع اپنا سکتی ہیں جو مغرب کے لیے جانا پہچانا ہے۔ انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے بارے میں اسلامی اور مغربی نقطہ نظر کے موازنے سے یہ بات سامنے آئی کہ اسلام مغرب کو اس کے سیکولرزم کی طرف توجہ دلاتا ہے جبکہ مغرب اسلام میں آزادی کے فقدان کی نشاندہی کرتا ہے۔

"اسلامی دنیا ایک کامل نظام کی حیثیت سے اپنا وجود منوانے کی کوشش کررہی ہے۔" یہ بات جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے پروفیسر سیّد حسین نصر نے کہی۔ اس بناء پر اسلام اور مغربی دنیا کے تعلقات "مستقبل کا ایک اہم ترین موضوع ہے۔"

لندن میں قائم International Institute for the Study of Islam and Christianity (اسلام اور عیسائیت کے مطالعہ کے لیے بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ) کے سربراہ ریورنڈ کینن پیٹرک سوکدیو نے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دونوں مذہبی اور سیاسی نظاموں کے مابین کشیدگی میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اپنے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ "کمیونزم کے خاتمے کے بعد ہمارے سامنے سب سے بڑا سوال اسلام اور عیسائیت کا باہمی تعلق اور ایک دوسرے کے ساتھ رویہ ہے۔"

جب سے جنگِ خلیج ختم ہوئی ہے، قانون سازوں کے علاوہ عیسائی اور مسلم رہنما مشرقِ وسطیٰ میں امن اور اصلاحات کے امکانات کا بغور جائزہ لے رہے ہیں۔ کانفرنس کے کلیدی مقرر پال ہنری نے، جو ریاست مشیگن کے معروف ری پبلکن ہیں، اپنی تقریر میں کہا کہ مسلم دنیا اور "مغرب" کے درمیان تعاون کے حصول سے پہلے یہ بات اہم ہے کہ ایک دوسرے کی تضحیک کا سلسلہ بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ "ایک طرف اسلام ہے جو مغرب کو سیکولر اور مادیت زدہ قرار دیتا ہے۔ دوسری طرف مغرب اسلام کو "بنیاد پرستانہ جوش وجذبہ کا حامل ٹھہراتا ہے جس کی کوئی حد نہیں"۔ حالانکہ مغرب اور اسلام دونوں ایک ہی قسم کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور یہ مذہبی ورثے پر مبنی ایک "دولت مشترکہ" کو قائم رکھنے کا مشن ہے۔

جناب ہنری پال نے مزید کہا کہ " جدید آئینی حکومت کا تانا بانا مذہبیت کے گرد

بنا گیا ہے مگر اب مغرب اپنی مذہبی اقدار پیش کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوچکا ہے۔ نتیجتاً امریکی معاشرہ اسلامی دنیا کو یہ بات ماننے پر آمادہ کرنے میں ناکام ہے کہ شہری آزادیوں کے تصور نے ابتداء میں امریکی مذہبی عقائد کی کوکھ سے جنم لیا تھا۔"

لبنانی تنظیم "انسانیت اور انسانی حقوق کی فاونڈیشن" کے ڈائریکٹر وائل خیر نے کہا کہ اسلام اور مغرب کے درمیان سرد جنگ کے دور کی دھڑے بندی پیدا نہیں ہوگی کیونکہ سوویت یونین ایک وقت دنیا کی "سپرپاور" تھا جبکہ اسلام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اخلاقی اقدار اتنی ہی مضبوط ہیں جتنے ان کے علمبردار"۔ امریکہ اس وقت دنیا کی واحد سپرپاور ہے۔ اس لیے اسلام اور مغرب کے درمیان کسی بڑے تصادم کی توقع نہیں ہے۔ البتہ بعض امور پر چھوٹی موٹی جھڑپیں ہوتی رہیں گی۔

کانفرنس میں ایک مسلمان اہل علم نے اس بات سے اتفاق کیا کہ اسلامی روایت میں نہ صرف آبادی میں مذہبی تنوع بلکہ تبدیلیٔ مذہب کی گنجائش بھی موجود ہے۔ (رپورٹ - واشنگٹن ٹائمز)

"شیطانی آیات" پر مسلمانوں کے غم وغصہ کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔"

آرک بشپ آف کنٹربری

آرک بشپ آف کنٹربری جارج کیری نے یونیورسٹی آف یارک (برطانیہ) میں مذہبی رواداری کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے غم وغصہ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے جس کا اظہار انہوں نے سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" کی اشاعت پر کیا۔

آرک بشپ آف کنٹربری نے "شیطانی آیات" کی اشاعت پر مسلمانوں کے ردعمل اور یسوع مسیح سے متعلق فلم "دی لاسٹ ٹمپٹیشن آف کرائسٹ" کو بی۔ بی۔ سی ٹیلی وژن پر دکھانے کی تجویز کے خلاف عیسائیوں کے ردعمل کا موازنہ بھی کیا۔ واضح رہے کہ اس فلم میں یسوع مسیح کو جنسی تعلقات قائم کرتے دکھایا گیا ہے۔ بشپ نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ بی۔ بی۔ سی نے لوگوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے فلم کی نمائش کا ارادہ ترک کردیا۔ کیوں کہ اس فلم کی نمائش سے عیسائیوں میں جو ردعمل پیدا ہوتا، اس سے "شیطانی آیات" کے خلاف مسلمانوں